THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Friday, February 17, 2012
(78th Session)
Volume II, No. 01
(Nos. 01- 02)

CONTENTS

		Pages
1.	Recitation from the Holy Quran…………………………..	1
2.	Panel of Presiding Officers…………………………........	2
3.	Condolence Resolution…………………………………….	3
4.	Fateha……………………………………………………	3
5.	Leave of Absence………………………………………….	3
6.	Condolence speeches over the sad demise of Ex-Senator Anwar Kamal Khan Marwat……………………………..	4-8
7.	Laying of Report on Biannual Monitoring of NFC………	9
8.	Points of Order :	
	i) Misinformation Telecast by a Channel………………	10
	ii) Kidnapping a Leader of Jamiat Ulema-i-Islam……….	11-15
	iii) Ruthless Killings in Drone Attacks……………………	16
	iv) Telephonic Threats to the honourable Senator……….	17-20
	v) Load Shedding in Electricity……………………………	21
	vi) Misinformation on Websites……………………………	22
	vii) Kidnapping of an Innocent Girl from Jacobabad……….	23-26
	viii) Drone Attacks in Northern Waziristan…………………..	27-33

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad.

Volume-II	SP.II(01)/2012
No.01	135

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Friday, February 17, 2012

The Senate of Pakistan met in the National Assembly Hall (Parliament House) Islamabad, at eighteen minutes past six in the evening with Mr. Chairman (Mr. Farooq Hamid Naek) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ
فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۪ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ
الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا
يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَ
اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ
تُرْحَمُوْنَ ﴿۵۶﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ وَ
مَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۵۷﴾

ترجمہ: جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان سے اللہ کا وعدہ ہے کہ ان کو ملک کا حاکم بنا دے گا جیسا ان سے پہلے لوگوں کو حاکم بنایا تھا اور ان کے دین کو جسے اس نے ان کے لیے پسند کیا ہے مستحکم و پائیدار کرے گا اور خوف کے بعد ان کو امن بخشے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنائیں گے۔ اور جو اس کے بعد کفر کرے تو ایسے لوگ بد کردار ہیں۔ اور نماز پڑھتے رہو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور پیغمبر (خدا) کے فرمان پر

چلتے رہو تاکہ تم پر رحمت کی جائے۔ (اور) ایسا خیال نہ کرنا کہ کافر لوگ (ہم کو) زمین میں مغلوب کر دیں گے۔ (یہ جا ہی کہاں سکتے ہیں) ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔

(سورۃ النور آیات 55 تا 57)

Panel of Presiding Officers

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

Mr. Chairman: Penal of Presiding Officers. In pursuance of Rule 14(1) of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, I nominate the following members in order of precedence to form a panel of Presiding Officers for the 78th Session of the Senate of Pakistan.

1. Senator Col.(R) Syed Tahir Hussain Mashhadi
2. Senator Muhammad Zahid Khan
3. Senator Syed Zafar Ali Shah

راجہ ظفر الحق صاحب کہاں ہیں؟ بخاری صاحب Condolence Resolution move کریں۔

Condolence Resolution

سینیٹر سید نیر حسین بخاری (قائد ایوان): جناب چیئرمین! ہمارے former member Senate جناب انور کمال خان مروت صاحب کا انتقال ہو گیا تھا۔ He remained member of the Senate and his father was also the first Chairman of the Senate. ان کی وفات کے سلسلے میں ایک Condolence Resolution, I want to move it.

This House expresses its profound grief and shock on the sad demise of ex-Senator Mr. Anwar Kamal Khan Marwat, son of late Mr. Habibullah Khan, the first Chairman of Senate of Pakistan, on 13th February, 2012.

The Late Senator Anwar Kamal Khan Marwat remained member of the Senate from 1997 to 1999, during this time he made useful contribution to the discussions in the Senate. He was

member Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa in 1988–90 and again from 1993–96. He remained Provincial Minister from 1988 to 1990 and again from 1993 to 1994.

He was a practicing lawyer, and a seasoned Parliamentarian. Services rendered by him in public life would be long remembered.

We pray to Almighty Allah to shower His infinite blessings on the departed soul. May his soul rest in peace and may God give his family strength and fortitude to bear this irreparable loss *(Ameen)*.

A copy of this resolution may be sent to the bereaved family.

جناب! فاتحہ پڑھ لیتے ہیں۔

Fateha

جناب چیئرمین: مولانا عبدالغفور حیدری صاحب! فاتحہ پڑھا دیجئے۔

(اس موقع پر ایوان میں فاتحہ خوانی کی گئی)

Leave of Absence

جناب چیئرمین: پہلے Leave Applications لے لیتے ہیں۔ جناب طلحہ محمود صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 77ویں اجلاس کے دوران، مورخہ 28جنوری تا 10فروری اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب گلزار احمد خان صاحب نے ناسازی طبعیت کی بنا پر حالیہ مکمل اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جی بخاری صاحب۔

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: جناب چیئرمین! Item No. 3, Legislative Business لے لیا جائے۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب چیئرمین! مرحوم انور کمال صاحب کے بارے میں ہم کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

Condolence Speeches over the Sad demise of Ex-Senator Anwar Kamal Marwat.

جناب چیئرمین: جی ضرور فرمائیے۔ So, he wants to say a few words about Anwar Kamal Marwat. ٹھیک ہے۔ حاجی صاحب کو mike دے دیجیئے۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب انور کمال مروت صاحب سینیٹ کے پہلے چیئرمین کے صاحبزادے تھے۔ وہ ہمارے ساتھ Provincial Assembly Khyber Pakhtunkhwa میں ممبر تھے، جب وہاں ہماری اور مسلم لیگ کی مشترکہ حکومت تھی تو وہ پلاننگ کے وزیر بھی رہے۔ ان کی وفات کی اچانک خبر سے ہماری پارٹی کو shock پہنچا ہے۔ وہ اپنی جوانی میں college life میں ہماری پختون student federation کے صدر بھی رہے۔ ان کا تعلق ابتداء سے ہماری پارٹی کے ہم خیالوں سے تھا لیکن بعد میں وہ مسلم لیگ میں شامل ہوگئے اور مستقل مسلم لیگ میں رہے۔

میرے ساتھ ان کا ذاتی تعلق تھا، ہم اکٹھے صوبائی اسمبلی میں بیٹھا کرتے تھے۔ وہ بڑی خوشگوار شخصیت کے مالک تھے۔ میں آپ کی وساطت سے ان کے خاندان اور پاکستان مسلم لیگ سے ہمدردی کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ مولانا گل نصیب صاحب۔

سینیٹر مولانا گل نصیب: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین۔ اس وقت ہاؤس میں ایک انتہائی معزز اور محترم اس ہاؤس کے ممبر، پاکستان مسلم لیگ (ن) کے انتہائی وفادار ساتھی، صوبہ پختونخوا کی صوبائی اسمبلی کے ہمیشہ ممبر اور وزیر رہنے والے انور کمال خان مروت اس دارفانی سے رخصت ہو کر دار بقا کو چلے گئے۔ ان کی خدمات کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے عرض کروں گا کہ انہوں نے سیاسی کارکن کی حیثیت سے، ایک بھرپور زندگی گزاری۔ وہ سیاسی جدوجہد پر یقین رکھتے تھے، ان کو پاکستان سے بہت ہی محبت و پیار تھا۔ ان کا تعلق ایک بہت بڑے خاندان و سیاسی گھرانے سے تھا۔ پانچ سال متحدہ مجلس عمل کی حکومت میں ہمارے اتحادی رہے۔ انہوں نے ہمیشہ اصول، قواعد و

ضوابط کا احترام کرتے ہوئے اپنے tenure میں ایک اچھی اور شاندار مثال قائم کی۔ میں جمعیت علماء اسلام کی طرف سے مسلم لیگ (ن) کو تعزیت پیش کرتا ہوں اور ان کے کردار پر خراج عقیدت پیش کرتا ہوں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی سلیم سیف اللہ صاحب۔

سینیٹر سلیم سیف اللہ خان: شکریہ جناب چیئرمین۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ انور کمال خان مروت کی وفات پر میں دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہوں۔ وہ ہمارے اس سینیٹ کے رکن بھی رہے ہیں اور کئی مرتبہ صوبائی اسمبلی کے بھی رکن رہے ہیں۔ میں اپنی اور اپنی پارٹی کی جانب سے انتہائی افسوس کا اظہار کرتا ہوں۔ میرا ان سے ذاتی تعلق تھا کیونکہ میرا اور ان کا ضلع ایک ہی تھا۔ ہم دونوں لکی مروت کے رہنے والے ہیں اور وہ میرے کلاس فیلو بھی تھے، ایک اچھے پختون، اچھے سیاسی کارکن تھے بلکہ ان سے میری آخری ملاقات ہسپتال میں ان کی وفات سے ایک دن پہلے ہوئی تھی۔ جناب چیئرمین! ان کے والد سینیٹ کے سب سے پہلے چیئرمین جسٹس حبیب اللہ خان صاحب تھے، یہ ان کے فرزند تھے۔ میں اپنی جانب سے اور اپنی پارٹی کی جانب سے، اپنے حلقے اور اپنے صوبے کے رہنے والوں کی جانب سے ان کی وفات پر اظہار افسوس کرتا ہوں۔ ہم ایک اچھے انسان اور ایک اچھے لیڈر سے محروم ہوئے ہیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: اسحاق ڈار صاحب۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں اپنے دونوں اطراف کے دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور جو ان کے sentiments ہیں ان کو endorse کرتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ انور کمال صاحب مرحوم ہمارے انتہائی محترم ساتھی تھے اور مسلم لیگ (ن) کے sitting MPA تھے۔ وہ انتہائی ایماندار، ذہین سیاستدان اور professional تھے۔ ان کے جانے سے ہمیں بہت ہی نقصان ہوا۔ دونوں طرف سے لوگوں نے جو sentiments بیان کیے یا کریں گے، میں مسلم لیگ (ن) کی طرف سے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ رب العزت ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا کرے اور ان کے گھر والوں کو صبر جمیل عطا فرمائے لیکن آپ سینیٹ کے حوالے سے دیکھیں یا KPK کی صوبائی اسمبلی کے حوالے سے دیکھیں تو وہ بہت proactive parliamentarian تھے۔ وہ اپنی ذمہ داری کو سمجھنے والے اور due process میں اپنا حصہ ڈالنے والے رکن تھے، اور well respected across the board ان کا کردار تھا۔ میں مسلم

لیگ (ن) کی جانب سے تمام جماعتوں کا اور دوستوں کا ذاتی طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمارے ساتھ اور ان کے خاندان کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ پروفیسر خورشید صاحب۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں بھی بوجھل دل کے ساتھ انور کمال صاحب کے رخصت ہونے پر اپنے دلی غم کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کی نیکیوں کو قبول کرے، ان کے درجات کو بلند کرے اور ان کے جانے سے جو خلا پیدا ہوا ہے اس کو پورا کرنے کی توفیق دے۔ مجھے ان کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا ہے خاص طور پر net hydro profit کے سلسلے میں ہم نے جو جرگہ کیا تھا اس میں انہوں نے ہمارے ساتھ شرکت کی۔ میں نے ان کی contribution کو، ان کے جذبات کو، ان کے خلوص کو بچشم سر دیکھا اور محسوس کیا ہے۔ میں ان کے خاندان سے بھی تعزیت کرتا ہوں اور اپنے مسلم لیگ کے بھائیوں سے بھی اس بات کا اظہار کرتا ہوں کہ میری اور جماعت اسلامی کی طرف سے ہم اپنے بھائیوں کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور ان کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ میں اپنے آپ کو اور سب کو یہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ موت ہر وقت ہمارا پیچھا کر رہی ہے۔ کچھ پتا نہیں کب کس کا بلاوا آجائے اس لیے مسلمان کی شان یہ ہے کہ وہ ہر لمحہ موت کو سامنے رکھے اور یہ کوشش کرے کہ اپنے اللہ کی رضا کو زندگی کا اصل مقصد بنائے تاکہ دنیا اور آخرت دونوں میں کامیابی ہو سکے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی مندوخیل صاحب۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: شکریہ جناب چیئرمین، آپ نے مجھے موقع دیا۔ میں انور کمال مروت کی وفات پر دل کی گہرائیوں سے تعزیت کا اظہار کرتا ہوں، اس کے خاندان اور اس کی پارٹی اور دوستوں کے غم میں ہم برابر کے شریک ہیں۔ جناب والا، انور کمال مروت کے بارے میں میرا ذاتی تجربہ تھا جب FCR کے بارے میں سنٹرل پختونخوا، جس کو فاٹا کہتے ہیں اس میں FCR کے reforms کے بارے میں کمیٹی بنی تھی جس میں دس پارٹیوں کی نمائندگی تھی، اس میں انہوں نے کام کیا۔ میں نے انور کمال خان مروت کو دیکھا کہ وہ واقعی اس کام میں، ان اصلاحات میں ان کا بڑا کردار تھا۔ وہ نظریات کے لحاظ سے بھی ایک Democrat, moderate قسم کا سیاسی کارکن تھا۔ اس کے علاوہ ہمارے ملک کے جو حالات ہیں اس میں بھی جس کو ہم پشتو کہتے ہیں، پشتونوں کے رہن سہن کا کوڈ اس کے مطابق اس کی زندگی تھی۔ ایسے آدمی کی جدائی، موت کی صورت میں ہو تو دکھ ہے۔ موت برحق ہے،

اس کو تسلیم کرنا پڑتا ہے لیکن ان کی کمی کے بارے میں میں اتنا کھوں گا کہ ہم ان کے اس غم میں برابر کے شریک ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ ان کے خاندان کو رب العزت صبر جمیل عطا فرمائے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ ڈاکٹر صفدر عباسی۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی: میں اپنے تمام ساتھیوں کی آواز میں اپنی آواز ملاتا ہوں ، جنہوں نے انور کمال خان کے لیے پرمغز الفاظ ادا کیے ہیں۔ میں بالکل وہ دن یاد کروں گا جب وہ یہاں سینیٹ میں ہمارے ساتھ تھے غالباً 99-97 کے درمیان کا وقت تھا۔ وہ دل کے اچھے اور انتہائی بردبار قسم کی شخصیت کے حامل تھے اور ان کے ساتھ جتنا بھی کام کرنے کا موقع ملا کیونکہ وہ حکومت میں تھے اور ہم اپوزیشن میں تھے لیکن اس کے باوجود میں سمجھتا ہوں کہ انور کمال خان انتہائی شائستہ ، بردبار طبیعت کے مالک تھے۔ آج میں اپنے تمام دوستوں سمیت ان کے خاندان کے غم میں برابر کا شریک ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ رب العزت ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ انجنیئر رشید صاحب۔

سینیٹر انجینیئر ملک رشید احمد خان: شکریہ جناب چیئرمین۔ میں اپنی طرف سے ، فاٹا کے تمام پارلیمنٹیرینز کی طرف سے اور پورے فاٹا کی طرف سے جناب انور کمال خان مروت مرحوم کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں ۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: راجہ ظفرالحق صاحب۔

سینیٹر راجہ محمد ظفرالحق: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین**!** انور کمال مروت صاحب خواہ پارٹی کے اجلاس ہوں یا صوبائی اسمبلی یا سینیٹ کے اندر ان کی رکنیت کا دور ہو، انہوں نے ہمیشہ ملک کی بات کی ہے، پاکستانیت کی بات کی ہے اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ ان کا سلوک نہایت تہذیب یافتہ اور ہمدردانہ ہوا کرتا تھا۔ انہوں نے قومی مسائل پر ہمیشہ ایک بے باک طریقے سے حصہ لیا اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان کے جانے سے نہ صرف پارٹی کو ، ان کے خاندان کو ، ان کے صوبے کو بلکہ پورے پاکستان کو نقصان ہوا ہے۔ میں رب العزت سے دعا کرتا ہوں کہ ان کے درجات کو بلند فرمائے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ حاصل بزنجو صاحب۔

سینیٹر میر حاصل خان بزنجو: شکریہ جناب چیئرمین۔ انور کمال خان صاحب سے میرا ۹۰ سے واسطہ رہا ہے۔ آج اس کی وفات پر آپ کے توسط سے میں اس کی فیملی، اس کے دوستوں اور ان کی جماعت سے تعزیت کرتا ہوں اور میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس کے خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: پروفیسر ابراہیم صاحب۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔شکریہ جناب چیئرمین۔(عربی)اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ ہر نفس نے موت کا مزہ چکھنا ہے اور تمہیں قیامت کے دن تمہارے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ پس جو کوئی دوزخ سے بچائے گئے اور جنت میں داخل ہوئے وہ کامیاب ہیں اور دنیا کی یہ زندگی دھوکے کا سامان ہے۔ انور کمال خان مروت صاحب میری کمشنری کا جو پہلے ضلع تھا اس کے رہنے والے تھے۔ جس طرح عبدالرحیم مندوخیل صاحب نے کہا فاٹا کے حوالے سے کمیٹی میں ان کے ساتھ کام کا موقع ملا۔ ضلعی سیاست میں ان کے ساتھ رابطے رہے وہ انتہائی منجھے ہوئے سیاستدان تھے اور انتہائی شریف النفس انسان تھے۔میری رب العزت سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور ان کے خاندان کے ساتھ اور ان کی جماعت کے ساتھ ہماری دلی تعزیت اور دلی اظہار محبت ہے۔ رب العزت ان کی خطاؤں سے در گزر فرمائے اور ان کو جنت کا حقدار ٹھہرائے۔آمین ۔شکریہ۔

جناب چیئرمین: ظفر علی شاہ صاحب۔

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: جناب انور کمال صاحب ہمارے ساتھی تھے اور کمال کے انسان تھے۔ بطور انسان، بطور سیاستدان، بطورِ سیاسی کارکن بڑے صاف گو، بڑے سچے اور ایک realistic سیاست کرنے والی شخصیت تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کے لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔سیاسی میدان میں ان میں چونکہ اچھی قائدانہ صلاحیت بھی تھی، اس لیے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ وسیم سجاد صاحب۔

Senator Wasim Sajjad: Sir, I would like to join my honourable colleagues in condoling the very sad, I would say, untimely death of our former colleague Mr. Anwar Kamal. I had the

honour, pleasure, privilege of being in this House when he was a Member. He was a person who was very sincere political worker. He did a lot for the people of his area. He contributed a lot to the functioning of the Senate. He had a legal background which came in very handy and useful in the Senate. There were many occasions when we traveled together outside Pakistan and as they say that the true test of friendship comes once you are together traveling outside because you have to bear each other. I remember once we visited Russia, USSR at that time, we were together and we had a long association. So, it is a very sad event.

Once again, I would like to express my condolences and these may be conveyed to the bereaved family.

Mr. Chairman: Thank you. Bokhari *sahib*, would you move Item No.2?

Laying of Report on Biannual Monitoring of NFC

Senator Syed Nayyer Hussain Bokhari: I will move that Sir. I beg to lay before the Senate the report on second Biannual Monitoring on the Implementation of National Finance Commission (NFC) Award for the period January–June, 2011, as required under Article 160(3) (b) of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.

Mr. Chairman: Report stands laid.

پہلے legislative business لے لیں یا پوائنٹ آف آرڈر پہلے لینے ہیں؟ بخاری صاحب! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

Senator Syed Nayyer Hussain Bokhari: Sir, I would request to defer the Item No.3 because we want to have a consensus among all political parties. So, it may not be taken up today.

Mr. Chairman: It stands deferred.

جی اب points of order لے لیتے ہیں۔ حاجی عدیل صاحب! پہلا point of order آپ کا ہے۔

Points of Order:

Misinformation Telecast by a Channel.

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب چیئرمین! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اجازت دی۔ ایک بڑی عجیب بات ہوئی، پرسوں ایک ٹی وی چینل پر ایک خبر مسلسل چل رہی تھی کہ پختونخوا کے ایک سینیٹر کے خلاف Interpol نے دبئی سے وارنٹ جاری کردیے ہیں۔ یہ خبر مسلسل چلتی رہی اور پھر کل کے اخبارات میں بھی شائع ہوئی۔

جناب چیئرمین! اس ایوان میں پختونخوا سے 23 اور فاٹا سے 8 سینیٹرز بیٹھے ہیں۔ یہ خبر چلنے کے بعد دنیا بھر سے ہمیں فون آئے اور ہم سے پوچھا جارہا تھا کہ وہ کون سینیٹر ہے جس کے انٹرپول کے ذریعے وارنٹ issue ہوئے۔ اس نے کون سا بڑا جرم کردیا، کون سی money laundering کی یا human trafficking کی؟ ہم تو سخت پریشان تھے۔ ہم نے اپنے طور پر سب ذرائع سے پوچھا۔ ہمیں کوئی جواب نہیں ملا۔ کچھ کہہ رہے تھے کچھ نہیں ہے، کچھ کہہ رہے تھے ہمیں پتا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! ہم میڈیا کی آزادی کا احترام کرتے ہیں۔ ہم نے میڈیا کی آزادی کے لیے کوشش کی ہے۔ ہم نے میڈیا کی آزادی کے لیے ماریں کھائی ہیں لیکن اگر میڈیا کے پاس کوئی خبر ہے، اس کا حق ہے کہ وہ خبر نشر کرے اور نام بتائے کہ کس کے خلاف وارنٹ issue ہوئے ہیں۔ آپ جب خیبر پختونخوا کہہ دیں گے اور فاٹا کی بات کردیں گے تو ایسے لگتا ہے کہ ایک مافیا ہے، ایک ذہنیت ہے جو پختونوں کے خلاف ہر جگہ موجود ہے۔ وہ کراچی میں بھی ہے، وہ لاہور میں بھی ہے، وہ ہر جگہ موجود ہے جو ہماری بے عزتی کرنا چاہتی ہے اور ہماری عزت واحترام میں کمی لاتی ہے۔

آج میں نے وزیر داخلہ سے بھی request کی تھی کہ وہ سینیٹ میں آکر وضاحت کریں۔ وہ ابھی تک تشریف نہیں لائے۔ حکومت ہمیں واضح یقین دہانی کرائے کہ اگر یہ خبر درست ہے تو بتائیں کون ہے اور اگر خبر غلط ہے تو مذمت کی جائے۔ آپ سے ہماری request ہے کہ چونکہ یہ سینیٹ کے اراکین کے استحقاق کا معاملہ ہے، سینیٹ کے استحقاق کا معاملہ ہے تو میڈیا کے جس چینل نے یہ خبر دی، اس کے مالکان کو استحقاق کمیٹی میں بلایا جائے اور ان سے پوچھا جائے۔ ہم میں اگر کوئی مجرم ہے، گناہگار ہے تو ہم سزا کے لیے حاضر ہیں لیکن اگر ہم بے گناہ ہیں تو ہمارے خلاف اس قسم کا پراپیگنڈہ کیوں کیا جاتا ہے؟ آخر پختونوں سے پاکستان کی کیا دشمنی ہے؟ پختون تو اس وقت دہشتگردی کے خلاف

پاکستان کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ آپ پختونوں کو بھی ناراض کریں، آپ بلوچوں کو بھی ناراض کریں تو پھر پاکستان کیا رہ جائے گا؟ شکریہ۔ میں احتجاجاً اس House سے walk out کرتا ہوں اور تمام پختونوں اور پختونوں کے ہمدرد ساتھیوں سے کہتا ہوں کہ وہ ہمارے ساتھ walk out کریں۔

جناب چیئرمین: جناب حیدری صاحب۔

Kindnapping of a Leader of Jamiat Ulema-i-Islam

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری (قائد حزب اختلاف): شکریہ جناب چیئرمین۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ انور کمال صاحب مرحوم کی تعزیت کے ساتھ ساتھ حاجی صاحب نے جو مسئلہ اٹھایا ہے، بات سینیٹر کی ہے اور خیبر پختونخوا سے اس کا تعلق ہو یا پاکستان کے کسی دوسرے حصے سے، یہ خبر انتہائی شرمناک ہے، میں اسے condemn کرتا ہوں، اس کی شدید مذمت کرتا ہوں اور حاجی صاحب نے جو کہا ہے ہم ان کے ساتھ ہیں۔

جناب چیئرمین! اگلی بات یہ ہے کہ پرسوں، جمعیت علماءِ اسلام، صوبہ بلوچستان کے سالار جناب حاجی محمد صادق کو اغوا کیا گیا، اٹھا لیا گیا اور آج تیسرا دن ہے، ان کا کوئی اتا پتا نہیں ہے۔ ہم اس حوالے سے بار بار حکمرانوں کو متوجہ کرتے رہے ہیں کہ خیبر پختونخوا کے بعد بلوچستان میں امریکہ ڈرون حملے کروانے کا جواز پیدا کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس ضمن میں امریکی سفیر نے کئی بار کوئٹہ کا دورہ کیا ہے۔ وہاں اس نے meetings کی ہیں۔ وہاں سے یہ خبر باہر آئی ہے کہ target killing کی سرپرستی کی جائے، علما کو اور ان لوگوں کو نشانہ بنایا جائے جو بلوچستان میں یا پاکستان میں امریکی دہشت گردی کے خلاف ہیں، امریکی مداخلت کے خلاف ہیں۔ ان کو target کیا جائے۔ ہم کہتے رہے کہ یہاں پاکستان میں Black Water اور CIA کی سرگرمیاں جاری ہیں، آج وہ سارا کچھ سامنے آرہا ہے۔ پاکستان میں بڑے بڑے واقعات ہوئے ہیں جن میں CIA کا ہاتھ رہا ہے۔ بڑے بڑے قتل ہو رہے ہیں، کرائے کے قاتل Black Water کے پاس ہیں اور ان کی تربیت یہاں پاکستان میں ہوئی ہے۔ وہ یہ سارا کچھ کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ حاجی محمد صادق کا اغوا اس سلسلے کی کڑی ہے۔ آج ہمیں خبر ملی ہے کہ وہ پچاس لاکھ کی demand کر رہے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ case کے رخ کو تبدیل کرنے کے لیے یہ رقم طلب کی گئی ہے۔ خدانخواستہ اگر وہ انہیں قتل کر دیتے ہیں تو ظاہر کیا جائے گا کہ یہ کام مقامی ڈاکو یا اغواء برائے تاوان والوں کا تھا، اس لیے انہوں نے پیسوں کی demand کی۔

جناب والا! ہم امریکہ کی دوستی اور محبت میں آنکھیں بند کرکے ان کے پیچھے چل رہے ہیں۔ آج ہمارے ملک میں کہیں بھی امن نہیں ہے۔ میں نے ہمیشہ یہ کہا ہے کہ اگر ہم اپنی policies میں توازن پیدا کریں۔ NATO supply جس طرح ہم نے بہت دیر کے بعد ایک فیصلہ کیا۔

Mr. Chairman: Zahid *sahib,* may I request you to listen to the honourable Member, thank you.

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: جناب والا! اگر ہم policies میں توازن پیدا کرتے ہیں تو ہمارے 90% مسائل حل ہو سکتے ہیں لیکن بد قسمتی یہ ہے کہ ایک فرد واحد نے آج سے دس گیارہ سال پہلے U-turn لیا، ہم آج بھی اس پالیسی پر چل رہے ہیں اور اس پالیسی کے نتیجے میں آج تک چالیس ہزار سے زیادہ پاکستانی شہید ہو چکے ہیں اور اسی طرح چھ ہزار کے قریب ہمارے جوان شہید ہو گئے ہیں، اس جنگ نے ہمیں یہ فائدہ دیا ہے۔ جناب والا! ہماری معلومات کے مطابق اس جنگ میں پاکستان کا ساٹھ سے ستر ارب ڈالر کا نقصان ہوا اور ہمیں کیا ملا؟ ہمیں چار ارب ڈالر بھی پورے نہیں ملے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، آپ کا موقف آ گیا ہے، یہ point of order ہے، debate نہیں ہے، میں آپ سے کئی مرتبہ عرض کر چکا ہوں۔ آپ اس کے لیے motion لے آئیں۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: جناب والا! میں مختصر کرنے جا رہا ہوں۔ آپ بھی ہمیں بات نہیں کرنے دیتے۔ میں آپ سے، اس ایوان سے اور حکومت سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ حکومت نے یہ فیصلہ کیا کہ آج کے بعد اگر ڈرون حملے ہوئے تو انہیں مار گرایا جائے گا، آج ڈرون حملے ہو رہے ہیں، ہم حکومت سے پوچھتے ہیں کہ حکومت نے اعلان کیا تھا کہ آئندہ policies Parliament طے کرے گی۔ کیا پارلیمنٹ نے ایسا کوئی فیصلہ کیا ہے؟ کیا ڈرون حملوں کی اجازت دی ہے؟

دوسری بات یہ کہ وزیرِ دفاع نے بغیر کسی سے پوچھے، پارلیمنٹ کو اعتماد میں لیے بغیر، میں سمجھتا ہوں کہ آج میرے بجائے رضا ربانی صاحب یہاں سراپا احتجاج ہوتے، آج وہ اس ایوان سے واک آؤٹ کرتے کہ حکومت نے تو یہ ساری ذمہ داری پارلیمانی کمیٹی پر ڈالی تھی کہ پارلیمانی کمیٹی جو رائے دے گی، ہم اس کے مطابق چلیں گے۔ کیا رضا ربانی صاحب آج اس ایوان میں ہمیں یہ بتائیں گے کہ انہوں نے ایسی کوئی رائے قائم کی یا ان کی کمیٹی نے کوئی رائے قائم کی؟ انہوں نے کوئی اجازت دی کہ supply line بحال کی جائے؟ اس بارے میں قوم پوچھتی ہے، میں پوچھتا ہوں، دنیا پوچھتی ہے کہ یہ پارلیمنٹ کا فیصلہ ہے؟ پارلیمانی کمیٹی کا فیصلہ ہے؟ یہ کس کا فیصلہ ہے کہ اس طرح دوبارہ بغیر پوچھے

کام کیا گیا ہے اور وہ جواز کیا بنا رہے ہیں؟ اب یہ کہا جا رہا ہے کہ ہم نے NATO کو انسانی ہمدردی کی بنیاد پر خوراک کی supply بحال کی ہے۔ میں وزیر دفاع سے پوچھتا ہوں کہ کیا افغانستان میں مرنے والے لوگ انسان نہیں ہیں؟ افغانستان میں خون کی ہولی کھیلی جا رہی ہے، بچے، بوڑھے، جوان، بلاتمیز سب پر بمباری کر کے قتل کیے جا رہے ہیں۔ میں نے کل کرزئی صاحب سے بھی یہ بات کی تھی کہ کرزئی صاحب! امریکہ چلا جائے گا، NATO Forces چلی جائیں گی، آپ نہیں جا سکتے، پاکستان نہیں جا سکتا، ایران نہیں جا سکتا۔ خدا کے لیے آپ بیٹھیں اور ایسی حکمت عملی تیار کریں کہ امریکہ اس خطے سے چلا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس خطے میں جو بھی مصیبت ہے، وہ امریکہ کی وجہ سے ہے۔

میں پھر اپنی اس بات کو دہراتا ہوں کہ تین دن گزر گئے ہیں، ابھی تک حاجی محمد صادق بازیاب نہیں ہو سکے۔ میں آپ کے توسط سے صوبائی حکومت، وفاقی حکومت اور وفاقی ایجنسیوں سے مطالبہ کرتا ہوں کہ حاجی محمد صادق صاحب کو بازیاب کیا جائے۔ شکریہ۔

سینیٹر الیاس احمد بلور: خیبر پختونخوا کے سینیٹر کے حوالے سے جیو نیوز پر جو الزامات آئے ہیں، اس میں خیبر پختونخوا کے سارے Senators involve ہیں اور جب تک اس کی clarification نہیں ہوتی ہم اس وقت تک ایوان میں نہیں بیٹھتے۔

(اس موقع پر کچھ اتحادی اور تمام اپوزیشن اراکین ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب چیئرمین: شیخ صاحب! آپ Chief Whip ہیں، جو ممبران واک آؤٹ کر کے گئے ہیں، انہیں واپس لائیں۔ جی کرنل مشہدی صاحب! آپ کا point of order تھا۔

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you very much Mr. Chairman, mine is not a point of order, when the condolences were being carried out I kept on lifting my hand but I think probably you could not see it. On behalf of my leader Mr. Altaf Hussain, my party MQM and myself, we offer our heartfelt condolences to the family and to the Pakistan Muslim League (N) of Senator Anwar Kamal Khan Marwat's untimely death. It is a source of sadness for all of us. He was extremely a good legislator, a leader, a very highly respected person of his area. He loved the masses and his life was in the service of humanity. Such

people are assets to whichever area they belong and then from there they come into the legislatures.

Senator Anwar Kamal Khan Marwat will be deeply missed and it is going to be very difficult to replace him, a person of his experience, a person of his love for humanity, a person of his compassion. I along with my party, sympathize with the aggrieved family and we give heartfelt prayers for his life hereafter. Thank you very much.

جناب چیئرمین: بخاری صاحب کہاں ہیں؟ وزیرِ قانون صاحب! کوئی اور business ہے، کیونکہ آپ کے ممبران تو واک آؤٹ کر چکے ہیں؟ The House stands adjourned for fifteen minutes.

[The House was then adjourned for fifteen minutes]

(*The House re-assembled under the Chairmanship of Mr. Farooq H. Naek, at 07:13 p.m.)*

جناب چیئرمین: اگر تسلی اور صبر سے بیٹھیں تو سب کے points of order لیں گے۔ میرے پاس نام آچکے ہیں۔ ملک صاحب! جو ابھی point of order raise کیا گیا with regard to the Senator of Khyber Pakhtunkhwa جو خبر آئی ہے۔

سینیٹر اے۔ رحمٰن ملک (وفاقی وزیر داخلہ): Thank you Mr. Chairman. مجھے افسوس ہے کہ ایک ایسی آئی خبر جس کی کوئی بنیاد نہیں تھی، جس سے میرے دوستوں کو بھی تکلیف پہنچی۔ میں نے صبح اخبار میں ایک چھوٹی سی سرخی لگی ہوئی دیکھی۔ جہاں تک میری اطلاعات ہیں Ministry of Interior or Interpol کی کوئی ایسی خبر نہیں کہ کسی سینیٹر کا نام ای سی ایل پر آیا ہے یا انٹرپول نے اس کے وارنٹ جاری کیے ہیں۔ میں اس کی investigation کرواتا ہوں اور اس کی رپورٹ ہاؤس میں دوں گا کہ یہ خبر کیسے نکلی، اس کی کیا bases تھیں۔ میری میڈیا سے اپیل ہوگی کہ اگر کوئی ایسی خبر آتی ہے تو کم از کم مجھے فون کر لیں یا ڈی جی، ایف آئی اے کو فون کر کے confirm کر لیں کہ اس میں reality کتنی ہے۔ انشاءاللہ I will look into it and take necessary action on it.

Mr. Chairman: Yes, Bilour *sahib.*

سینیٹر الیاس احمد بلور: میری یہ request ہے کہ as usual وزیر صاحب پھر تشریف نہیں لائیں گے اور یہ بات وہیں کی وہیں رہے گی۔ ہماری بے عزتی جو ہونی تھی وہ ہو چکی ہے اور اس معاملے کو یہاں پر clear ہونا چاہیے۔

جناب چیئرمین: On Monday please جب ہاؤس دوبارہ meet کرے گا تو آپ رپورٹ دے دیجئے گا۔

سینیٹر اے۔ رحمٰن ملک: میں ایسی commitment نہیں دوں گا جو میں پوری نہ کر سکوں۔ مجھے کم از کم تین سے چار روز چاہییں کیونکہ اگر ایک دو ملکوں کا یا انٹرپول کا نام آیا ہے تو I will write to the Secretary General Interpol and take a proper response from him. Therefore, allow me that by end of next week, I will present the report to the House.

Mr. Chairman: Thank you.

Senator Ilyas Ahmad Bilour: The Minister is saying that he wants one week. Why? Because Dubai is open on Saturday, he can ring people in Dubai. He can ask from his own people. Monday کو بھی ان کے پاس آدھے سے زیادہ دن ہو گا، Monday کو چوتھا دن ہو گا اور اس دن یہ ہمیں بتا دیں۔ اس میں کونسی بات ہے۔ الیاس بلور اگر چور ہے تو اس کو حوالے کریں یا کوئی دوسرا چور ہے تو اس کو حوالے کریں۔

سینیٹر اے۔رحمٰن ملک: میں واضح کرنا چاہوں گا کہ الیاس بلور صاحب بہت اچھے businessman ہیں۔ میں اگر Chamber of Commerce کی کوئی چیز لوں اور اس پر میں چیلنج کرنا شروع کروں تو میرے لیے ٹھیک نہیں ہو گا۔ میں ان کی اطلاع کے لیے عرض کروں کہ دبئی کے ساتھ یا کسی اور ملک کے ساتھ، میں نے تو کسی ملک کا نام بھی نہیں لیا، deal ہی نہیں کرسکتے۔ I have to deal with Lyon.

جناب چیئرمین: Within three days report please آجائے۔

Senator A. Rehman Malik: Thank you Sir.

جناب چیئرمین: جی ظفر علی شاہ موجود ہیں؟ آپ کا point of order ہے شاہ صاحب، فرمائیں۔ حافظ رشید صاحب! آپ کو بھی سنتے ہیں، میں نے سب کے نام لکھ لیے ہیں۔ سب کے points of order باری باری لیتے ہیں۔

Ruthless Killings in Drone Attacks

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: شکریہ جناب چیئرمین، Leader of the Opposition نے جو نکات اٹھائے ہیں ان میں ایک ڈرون حملوں کا بھی ہے۔ میں بھی جناب کی اور اس معزز ایوان کی توجہ گزشتہ روز کے ڈرون حملے کی جانب مبذول کراؤں گا جس کی وجہ سے 28 بے گناہ جانیں ایک بار پھر چلی گئیں۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ اس سے پہلے NATO forces نے پاکستان کی حدود میں آ کر پاکستانی چوکی پر حملہ کیا جس میں ہماری armed forces کے وہ لوگ شہید ہوئے جن کا کوئی قصور نہیں تھا، اس پر پاکستانی حکومت نے بڑا stand لیا اور NATO forces کی supply بند کر دی کہ جب تک معافی نہیں مانگی جائے گی اس وقت تک NATO forces کی supply پاکستان کے راستے بحال نہیں کی جائے گی۔

جناب چیئرمین! ریکارڈ کی بات ہے کہ وہ معافی نامہ تو ہمیں کہیں نظر نہیں آیا اور نہ کسی نے معافی مانگی لیکن NATO forces کے بارے میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ اس کا فیصلہ پاکستانی پارلیمنٹ کرے گی مگر مجھے تو پارلیمنٹ کے کسی کونے کھدرے میں یہ بات نظر نہیں آئی، یہ کہاں put کی گئی اور کہاں فیصلہ کیا گیا۔ پہلی بار اس کا انکشاف امریکن Ambassador نے کیا اور دوسری بار ہمارے Defence Minister نے یہ ارشاد فرمایا کہ supply کی اجازت دے دی گئی ہے۔ ایک دن پہلے انسانی ہمدردی کی بنا پر NATO forces کی supply ہوائی راستے کے ذریعے کھولی گئی اور دوسرے دن ڈرون حملے میں 28 پاکستانی مارے گئے۔

جناب چیئرمین! میں ان forces کے ساتھ ساتھ اس ملک کی بھی پرزور مذمت کرتا ہوں کہ جو اپنے آپ کو بڑا democrat کہتے ہیں، اپنے آپ کو superpower بھی کہتے ہیں مگر انہوں نے پچھلے سات آٹھ سال سے ایک تماشا بنایا ہوا ہے اور دوسرے sovereign country کی حدود میں آ کر لوگوں کو مار کر چلے جاتے ہیں۔ اس سے زیادہ پرزور مذمت میں اپنی حکومت کی کرتا ہوں۔

Mr. Chairman: Shah *sahib,* one minute please. May I request the members to maintain the decorum of the House

otherwise I will adjourn the House. Yes, Shah *sahib,* please continue.

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: جناب میں ختم کر رہا ہوں۔ میں اس طرح پرزور مذمت اپنی موجودہ سنٹرل حکومت کی بھی کرتا ہوں جو ان ڈرون حملوں کو روک نہیں سکتی اور میں یہ باتیں جناب کی وساطت سے اپنی حکومت تک پہنچانا چاہتا ہوں۔

Mr. Chairman: Thank you.

(اس موقع پر ہاؤس میں اذان عشاء سنائی دی)

جناب چیئرمین: جی زاہد خان صاحب۔

Telephone Threats to the honourable Senator

سینیٹر محمد زاہد خان: جناب چیئرمین! اس وقت وزیر داخلہ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اور امید ہے وہ میری بات غور سے سنیں گے کہ ہمارے ساتھی حافظ رشید صاحب جو فاٹا سے تعلق رکھتے ہیں انہیں threats آتی تھیں اور اس کی FIR بھی سیکرٹریٹ تھانے میں درج کرائی گئی، کیا وزیر صاحب بتا سکتے ہیں کہ ایک پارلیمنٹ کے رکن کو ایسی threats آتی ہیں اور اس بارے میں کچھ نہیں کیا جاتا تو پھر ایک عام آدمی کو کون سنتا ہوگا؟

جناب! اس کے علاوہ میں ایک اور بات کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے اس ہاؤس میں Petroleum کی high price پر ایک resolution آئی تھی اور اس پر دو گھنٹے بحث ہوئی۔ اس پر مزید بحث کرنے کے لیے ایک کمیٹی بنائی گئی تو اسی وقت National Assembly میں یہ معاملہ آگیا اور سینیٹ کو by pass کر دیا گیا۔ میں حکومت سے یہی پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ سینیٹ کے ساتھ ایسا کیوں کر رہے ہیں اور وہ اس سے کون سا بدلہ لینا چاہتی ہے؟ دیکھیں! سینیٹ بھی اس ہاؤس کا حصہ ہے۔ پارلیمنٹ اسی وقت مکمل ہوتی ہے جب سینیٹ، نیشنل اسمبلی اور صدر کی unit بنتی ہے۔ اگر آپ ایک حصے کو کچھ نہیں سمجھتے تو یہ نا انصافی ہے۔ میں تو یہاں تک کہتا ہوں کہ ہمارے چیئرمین کی بھی کوئی حیثیت نہیں سمجھی جاتی، بس سپیکر صاحبہ نے جو کچھ کہہ دیا، وہ سب کچھ ہے۔ میری تجویز ہے کہ حکومت کو ایسا رویہ سینیٹ کے ساتھ نہیں اپنانا چاہیے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی ملک صاحب! حافظ رشید صاحب کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے، آپ کچھ کہیں گے؟

سینیٹر اے۔ رحمٰن ملک: میری تجویز ہے کہ حافظ رشید صاحب کو پہلے موقع دیا جائے اور اس کے بعد میں جواب دوں گا۔

جناب چیئرمین: حافظ رشید صاحب! آپ اپنے مسئلے کو explain کر لیں اور آپ کا point of order بھی ہے اسے بھی اٹھا لیں۔

سینیٹر حافظ رشید احمد: جناب چیئرمین صاحب! میں وزیر صاحب کا ممنون ہوں کہ وہ مجھے رات کو ملے ہیں اور مجھے کافی تسلی دی ہے کہ انشاء اللہ ہم بندہ بھی گرفتار کر لیں گے۔ مجھے موبائیل سے بھی calls آتی ہیں اور PTCL لائن سے بھی مجھے اس طرح کی calls آتی ہیں، وہ تمام numbers میں نے وزیر صاحب کو دے دیے ہیں۔

جناب چیئرمین! پچھلے ایک سال سے میرے ساتھ ایسا ہو رہا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کی report تین دن کے اندر اندر اس ہاؤس میں آجائے جیسے کہ دوسرے معاملات میں کیا جاتا ہے۔ میں یہی چاہتا ہوں کہ یہ سارا معاملہ ہاؤس کے اندر آجائے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی کاکڑ صاحب۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ: جناب چیئرمین! جمعیت العلماء السلام فضل رحمٰن گروپ کے صوبائی سالار اور ضلعی جنرل سیکرٹری حاجی صادق صاحب کو پرسوں کوئٹہ شہر سے اغوا کیا گیا ہے جہاں FC, agencies, police and every law and order security force موجود ہے۔ اگر JUI (F) کو اس طرح دیوار سے لگانا ہے اور اسے اس طرح سے نظر انداز کرنا ہے تو پھر اس کے نتائج بھی سامنے آئیں گے۔ عام آدمی کو تو کوئی guarantee and security نہیں ہے کہ وہ گھر سے نکلتا ہے اور پھر خیر خیریت سے واپس گھر پہنچ جائے گا۔ آج پورا کوئٹہ شہر جو صوبائی دارالحکومت ہے وہ بند رہا ہے، وہاں shutter down ہڑتال رہی ہے۔ اتوار کے دن کے لیے بھی یہی کال دی گئی ہے، لوگ سراپا احتجاج ہیں، پوری جماعت سراپا احتجاج ہے۔ اس بارے میں اس ہاؤس کو اور میڈیا کو بھی بتایا جائے کہ یہ کون سا مافیا ہے جس نے منظم طریقے سے اس قسم کا اپنا کاروبار بنا لیا ہے۔ میں کئی دفعہ اس ہاؤس میں یہ گزارش کر چکا ہوں کہ جن سے فریاد کی جانی چاہیے تھی وہ خود اس میں ملوث ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اب کیا مجبوری ہے جس کی وجہ سے ان پر ہاتھ نہیں ڈالا جا سکتا۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے اسے دیکھتے ہیں۔ جی ملک صاحب۔

سینیٹر اے۔ رحمٰن ملک: شکریہ جناب چیئرمین۔ ابھی جب میں ہاؤس میں آیا تو غفور حیدری صاحب نے مجھے اس کے متعلق پوری تفصیل دی ہے۔ جناب! ظاہر ہے یہ صوبائی مسئلہ ہے اور لوکل پولیس اور وہاں کے چیف منسٹر صاحب سے یہ کام relate کرتا ہے۔ یہ مجھے اطلاع ملی ہے اور میں نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ میں وہاں جا کر ان سے بات کروں گا، ہوم سیکرٹری سے بھی پوچھوں گا اور اس کے اوپر ایک کمیٹی تشکیل کر کے ایک report لے کر یہاں وہ lay کروں گا۔ ایسے واقعات بلوچستان کے مختلف شہروں میں ہو رہے ہیں، اور یہ بڑھے بھی ہیں۔ اس پر ہم نے لائحہ عمل اختیار کیا ہوا ہے اور امید ہے کہ ہم اس پر کنٹرول کر لیں گے۔ جناب! وہاں پر جو سب کچھ ہو رہا ہے وہ آپ کے سامنے ہے اور جو gangs ہیں وہ بھی آپ کے سامنے ہیں، ان کے motives بھی آپ کے سامنے ہیں۔ میں اس کو condemn بھی کروں گا اور condemn کرنے کے ساتھ ساتھ action بھی انشاء اللہ لوں گا، آپ کو اس کا result بھی پیش کروں گا۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ حافظ صاحب! کیا آپ وزیر صاحب کے کام پر خوش نہیں ہیں؟ آپ گردن نہ ہلائیں، زبان ہلائیں۔

سینیٹر حافظ رشید احمد: جناب! میں ان کا مشکور ہوں لیکن مطمئن نہیں ہوں۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! آپ انہیں مطمئن کریں۔

سینیٹر اے۔ رحمٰن ملک: جناب! یہ بات ظاہر ہے کہ جو حالات یہ اور ان کے والدین face کر رہے ہیں کیونکہ اگر یہ calls مجھے بھی آ رہی ہوتیں تو میں بھی مطمئن نہ ہوتا۔ ٹھیک ہے انہیں مطمئن نہیں ہونا چاہیے جب تک اس بات کی حقیقت کا پتا نہ چل جائے۔

Mr. Chairman: Please properly investigate.

سینیٹر اے۔ رحمٰن ملک: سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ کچھ calls وہاں کے PCOs سے آتی ہیں۔ انہوں نے مجھے کل ایک نمبر دیا ہے۔ میں نے رات کو 12.30 بجے ان سے meeting کی تھی۔ جناب! اس چیز کو trace کرنے میں کم از کم تین دن لگیں گے لیکن میں یہ وعدہ کرتا ہوں کہ یہ نمبر جو انہوں نے دیا ہے، اس کے پیچھے کون ہے، اس کو کون move کر رہا ہے یہ سب پتا چل جائے گا اور میری اپنی اس میں ایک assessment تھی جو میں نے ان کے ساتھ personally share کی تھی جسے میں اس وقت public نہیں کرنا چاہتا، میں اسی کو آگے لے کر چل رہا ہوں کیونکہ جتنی بھی پہلے کالیں آئیں یا ان کو جو کال کل آئی اس پر میں نے اپنے experience کے basis

پر ان کو کچھ کہا جس پر انہوں نے کچھ اتفاق بھی کیا، ہم اسی line کو follow کر رہے ہیں کیونکہ جب پتا ہو اور مشہور ہو کہ رشید صاحب کے پاس پیسے بھی ہیں، والد صاحب بھی امیر ہیں تو کچھ لوگوں کو یہ بات نہیں بھاتی اور وہ چاہتے ہیں کہ انہیں بھی پچیس چالیس لاکھ مل جائیں۔ اس چکر میں وہ جتنی دھمکیاں دے رہے ہیں، میں کوشش کر رہا ہوں کہ اس دھمکی دینے والے کو پکڑ کر ان کے سامنے لے آؤں، یہ بھی کہتے ہیں کہ اس طرح ان کا معاملہ حل ہو جائے گا۔ میں ان سے وعدہ کرتا ہوں کہ انشاء اللہ میں ان کو مطمئن کروں گا by using all resources at disposal of the Government.

Mr. Chairman: Right. Please properly investigate and keep the honourable member informed. Yes, Senator Saleem Saifullah Khan *sahib.*

سینیٹر سلیم سیف اللہ خان: شکریہ جناب چیئرمین۔ ملک صاحب تو ایک واحد وزیر ہیں جو کچھ deliver کر رہے ہیں اور جو وعدہ کرتے ہیں اس کو پورا بھی کرتے ہیں تو Malik *sahib* is certainly doing a great job. ہمارے صرف اپنے chief whip سے گلے ہیں۔ جناب چیئرمین! ہمارے ان سے کئی مرتبہ PSDP کے متعلق وعدے ہوئے ہیں لیکن شیخ صاحب شاید اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ ہم سب retire ہو جائیں اور ان کی جماعت کے نئے Senators آ جائیں اور یہ پیسے ان کے حوالے کر دیے جائیں۔ جناب چیئرمین! ہماری آپ سے گزارش ہے کہ یہ اتنی بڑی رقم نہیں ہے، اگر یہ ساری رقم add کی جائے تو یہ صرف کوئی چالیس یا پنتالیس کروڑ بنتی ہے۔ میری شیخ صاحب کی وساطت سے وزیراعظم سے یہ گزارش ہے کہ یہ funds مختص کیے جائیں اور ہمیں فوراً issue کیے جائیں ورنہ ہم نے 20th Amendment کو pass نہیں ہونے دینا۔

جناب چیئرمین: جی شیخ صاحب۔

سینیٹر اسلام الدین شیخ: میں جناب سلیم سیف اللہ صاحب کا بڑا مشکور اور ممنون ہوں کہ انہوں نے یہ بات اٹھائی ہے۔ آپ یقین کریں کہ ہم نے تمام Senators کی جو lapse amount ہے وہ نکال لی ہے، آج بھی دوپہر کے وقت بھی وزیراعظم کے MS سے بات ہوئی تھی اور پھر وزیراعظم صاحب سے خود میں نے بات کی۔ ابھی ایک گھنٹہ پہلے وزیراعظم صاحب نے مجھے کہا کہ آفس میں بیٹھیں اور اس پر meeting کر کے ہم ابھی اس کو final کرتے ہیں۔ انشاء اللہ مجھے امید ہے کہ Monday کو یہ سب کچھ finalize ہو جائے گا اور ان سب کے پیسے release ہو جائیں گے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی سیمیں صدیقی صاحبہ۔

سینیٹر سیمیں صدیقی: جناب چیئرمین! میرا جو point of order تھا وہ already Senator سلیم سیف اللہ صاحب نے اٹھا لیا تھا اور میرا exactly یہی point of order تھا. and I have no other.

جناب چیئرمین: شکریہ۔ پروفیسر خورشید صاحب۔

Load Shedding in Electricity

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں ان دونوں باتوں کی طرف اپنے انداز میں آپ کو اور حکومت کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ پٹرول، گیس اور بجلی کی قیمتیں روز بروز بڑھ رہی ہیں اور ان چار سال میں 60% سے 125% تک اضافہ ہوا ہے۔ دوسرا پہلو یہ ہے کہ لوڈ شیڈنگ برابر جاری ہے۔ ہمیں خوشخبری دی گئی تھی کہ 24 گھنٹے کے بعد لوڈشیڈنگ نہیں ہو گی۔ تین دن بجلی آئی ہے، پھر وہی کیفیت ہے اور یہ لوڈشیڈنگ ملک بھر میں 6 گھنٹے سے لے کر 18 گھنٹے تک ہو رہی ہے۔ تیسری چیز over billing ہے کہ ایک طرف پیسے بڑھا رہے ہیں اور دوسری جانب بجلی اور گیس کی supply نہیں ہے اور inflated billings کے ذریعے سے لوگوں کا خون چوسا جا رہا ہے۔ یہ بڑا serious مسئلہ ہے اور جیسا کہ زاہد خان صاحب نے کہا اس ایوان نے اس مسئلے کو موثر انداز میں اٹھایا تھا لیکن حکومت نے ہماری قرارداد کو اور ہماری بحث کو نظر انداز کیا۔ یہ ان کی سہل انگاری ہے۔ خود اسمبلی کا معاملہ یہ ہے کہ اسمبلی نے متفقہ قرارداد پاس کی ہے کہ ایک ہفتے کے اندر اندر رپورٹ پیش کی جائے۔ کمیٹی بنانے میں دس دن گزر گئے۔ سوال یہ ہے کہ آپ اتنی سہل انگاری کے ساتھ معاملات کو لے رہے ہیں خاص کر ان چیزوں کا تعلق روزمرہ کی زندگی سے ہے یہ ہمارے لئے ایک عذاب بن گیا ہے۔

جناب والا! دوسری چیز جو میں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے جس کی طرف غفور حیدری صاحب نے بھی متوجہ کیا ہے۔ بڑا serious مسئلہ ہے کہ ایک طرف آپ قوم سے commit کرتے ہیں کہ line of communication of supply روک دی ہے جبکہ پارلیمنٹ طے نہیں کرتی اسے restore نہیں کیا جائے گا۔ ہمیں کمیٹی میں یہ assurance دی گئی کہ ہر صورت میں سپلائی بند ہے۔ اب وزیر دفاع یہ کہتے ہیں کہ ہم نے air passage کھول دیا ہے اور وہ بھی اس وقت جبکہ پہلے امریکی سفیر نے اس معاملہ کا راز افشاں کر دیا۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کمیٹی نے 14 جنوری کو اپنی

سفارشات اسپیکر کو بھیج دی ہیں۔ 14 جنوری سے آج 17 فروری ہے لیکن اب تک joint session بلا کرکے اس پر غور نہیں کیا گیا۔ پہلے کہا گیا کہ 3 تاریخ کو بلائیں گے۔ پھر 6 تاریخ اور پھر 12 یا 13 تاریخ بتا دی گئی۔ معلوم ہوتا ہے کہ بڑی سہل انگاری کے ساتھ سارے معاملات کو deal کیا جا رہا ہے۔ یہ ہماری آزادی، عزت اور مستقبل کا سوال ہے اگر حکومت اس غیر ذمہ داری کے ساتھ کام کر رہی ہے تو ہم کہاں جائیں اور کس سے التجاء کریں۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ یہ چیزیں آپ کی توسط سے حکومت کے سامنے آجائیں، وزیراعظم صاحب کو House میں بلایا جائے۔ اس معاملے میں وہ policy statement دیں اور explain کریں کہ یہ جو کچھ ہو رہا ہے وہ کیوں ہو رہا ہے؟ اس لئے کہ یہ پارلیمنٹ کے privilege کا violation ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ حاجی غلام علی صاحب۔

Misinformation on Websites.

سینیٹر حاجی غلام علی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین صاحب! میری بھی آپ کی وساطت سے ایک گزارش ہے۔ Website پر اکثر پاکستان کے parliamentarians کے خلاف مختلف قسم کی غلط خبر جاری ہوتی ہے۔ آج ہمارا ایک ساتھی ایک website دیکھ رہا تھا اور اس کا نام siasat.pk ہے۔ اس میں NRO کی ایک لسٹ جاری کی گئی ہے جس میں اور لوگوں کے ساتھ مولانا فضل الرحمٰن کا نام شامل کیا گیا ہے۔ ایک تو میں آپ کی وساطت سے حکومت سے اپیل کرتا ہوں کہ اگر کوئی سچ خبر جاری کرے تو ٹھیک ہے لیکن اگر اتنا بڑا جھوٹ بولا جائے اور حکومت پاکستان اس پر action نہ لے تو پھر تو نہ یہاں پر حکومت ہوگی، نہ Writ of Government ہوگی اور نہ وہ لوگ جو اس طرح حرکتیں کر رہے ہیں اور آگے جا رہے ہیں ان سے جب پوچھا نہیں جائے گا اور ان کو سزا نہیں دی جائے گی تو کل پھر اس پارلیمنٹ کے دیگر معزز اراکین کے خلاف بھی اس قسم کے جھوٹے الفاظ بولے جائیں گے جو کہ میرے خیال میں نہ صرف پارلیمنٹ کے خلاف ہے بلکہ سیاسی اکابرین کے بھی خلاف ہے۔ اس لئے میں آپ کی وساطت سے اپیل کرتا ہوں کہ اس پر فوری طور پر اس آدمی کو جس کا یہ website ہے گرفتار کیا جائے۔ وزیر داخلہ صاحب ہمیں Monday کو بتا دیں کہ ہم نے اس کو گرفتار کر لیا ہے تاکہ آئندہ کوئی ایسا نہ کر سکے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ ڈاکٹر سومرو صاحب۔

Kidnapping of an Innocent Girl from Jacobabad.

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو: شکریہ- جناب چیئرمین! میں نے پہلے بھی دو چار مرتبہ یہاں پر درخواست کی ہے- ہمارے قابل احترام وزیر داخلہ صاحب کی نوٹس میں یہ چیزیں ہیں- کافی عرصے سے ضلع جیکب آباد کے علاقے ٹھور کی ایک معصوم بچی اغواء ہو چکی ہے اور سارا جہاں جانتا ہے کہ وہ کس کے پاس ہے- وہ علاقے کے بااثر لوگ ہیں جن کے پاس وہ بچی ہے لیکن پوری انتظامیہ ان کے سامنے بے بس ہے- ان لوگوں کے ہاتھ بہت لمبے ہیں- کیا وہ معصوم بچی برآمد ہو سکتی ہے؟ ایک تو اس حوالے سے اگر ہمارے وزیر داخلہ صاحب کو آپ ہدایات دیں کہ وہ کچھ نہ کچھ کریں- اتنے احتجاج ہوئے ہیں- روزانہ کچھ نہ کچھ لوگ احتجاج کرتے ہیں- اس بچی کی ماں، باپ اور اس کے رشتہ دار چونکہ غریب، کسان، مزدور اور بے بس لوگ ہیں اس لئے کوئی شنوائی نہیں ہو رہی ہے- کچھ عرصہ پہلے سکھر سے جمعیت علمائے اسلام کے ممتاز راہنما اور نوجوان عالم دین مولانا مصطفیٰ کمال پیرزادو کو شہید کیا گیا- FIR داخل کرائی گئی- قاتل معلوم ہیں، گرفتار نہیں کیا جا رہا ہے- بہت بڑے احتجاج ہوئے لیکن کوئی ٹس سے مس نہیں ہو رہا ہے-

تیسرا واقعہ ابھی یونیورسٹی آف سندھ میں ہوا ہے- چیئرمین صاحب! آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ سندھ یونیورسٹی جام شورو، سندھ کا سب سے بڑا تعلیمی ادارہ ہے- چالیس دن سے تعلیم معطل ہے، کلاسیں suspend ہیں- پورا سٹاف، تمام پروفیسر صاحبان، تمام ملازمین اور تمام شاگرد سراپا احتجاج ہیں- ایک وائس چانسلر جو کچھ لوگوں کا منظور نظر ہے اس کو مسلط کیا گیا ہے پیسوں کے بل بوتے پر اور وہ مکمل طور پر ناکام ہو چکا ہے- پروفیسر بشیر چنڑ صاحب یونیورسٹی کے سینئر استاد تھے جس کو یونیورسٹی کے اندر شہید کیا گیا- وہاں رینجرز اور پولیس کے کیمپس ہیں- پتا نہیں کہ ان پر کتنا خرچہ ہوتا ہے- ان کے قاتل معلوم ہیں لیکن پروفیسر بشیر چنڑ کے قاتلوں کو گرفتار نہیں کیا جا رہا کیونکہ قاتلوں کو وہاں کے بہت بڑے لوگوں کی پشت پناہی حاصل ہے- آج میں آپ کی وساطت سے التماس کرتا ہوں ان تین واقعات کے بارے میں اگر آپ حکم دیں ہمارے محترم وزیر داخلہ کو کہ وہ ہماری مدد کریں تاکہ مادر علمی، سندھ یونیورسٹی کا تعلیمی ماحول درست ہو سکے- ان تین واقعات کے بارے میں آپ کچھ مہربانی کریں- Thank you sir.

جناب چیئرمین: شکریہ، ڈاکٹر صاحب- Law Minister *sahib*, آپ ذرا اس پر روشنی ڈالیں-

سینیٹر مولا بخش چانڈیو (وفاقی وزیر قانون و انصاف): جناب چیئرمین! کافی دنوں سے سندھ یونیورسٹی بند ہے۔ ہم نے بھی کافی کوششیں کی ہیں لیکن چونکہ یہ صوبائی مسئلہ ہے۔ میں بھی یہ چاہتا ہوں کہ آپ کی ہدایت پر اگر کچھ دوستوں کو نامزد کیا جائے کہ وہ سندھ کے وزیر اعلیٰ سے بات کریں۔

جناب چیئرمین: آپ کا تعلق سندھ سے ہے۔ سندھ سے سینیٹر بھی ہیں اور آپ Law Minister بھی ہیں۔ اس لئے آپ اس کے بارے میں تحقیقات کرکے اور چیف منسٹر سے بات کر کے رپورٹ ہاؤس میں پیش کریں۔ حاجی غلام علی صاحب نے website کے بارے میں جو بات کی ہے اور ڈاکٹر خالد محمود سومرو صاحب نے تین FIRs کے بارے میں جو بات کی ہے ان پر ملک صاحب آپ روشنی ڈالیں۔

سینیٹر اے۔ رحمٰن ملک: شکریہ جناب چیئرمین صاحب! غلام علی صاحب نے آج یہ سوال اٹھا کر میری مدد کی ہے۔ اس لیے کہ cyber crime کا Bill تقریباً اڑھائی سال ہوئے میں نے پارلیمنٹ میں دیا ہے۔ آپ ہی کے ذریعے ایک Bill on ATA میں دیا جس میں یہ ساری چیزیں mentioned تھیں لیکن مجھے افسوس ہے کہ term ختم ہو گئی ہے لیکن اس پر کوئی عمل نہیں ہوا۔ جناب، بات یہ ہے، پولیس ہو، FIA ہو، یا کوئی بھی Law Enforcement Agency ہو اس کا tool, اس کی power is law. When you snatch the law from the policeman or from the FIA they will not be able to proceed. آپ ایک social media کے نام سے جب آپ internet کھولتے ہیں تو اس میں ہر قسم کا گند، بلا، گالی گلوچ، جھوٹ ہر چیز اس میں ہوتی ہے۔ مجھے افسوس ہے۔ جو بھی www.66 ہے وہ کسی نے جان بوجھ کر بنایا ہے ایک disinformation کے لیے، اب اس پر ہاتھ ڈالنے کے لیے مجھے Law چاہیے۔ وہ جب Law ہوگا تو جس نے یہ website hoist کیا ہے باہر کے ملک میں کسی ایجنسی نے، کسی باہر کے ملک کے service provider نے تو میں اس تک پہنچ سکوں گا۔ ہاں، اگر آپ یہ کہیں گے کہ میں ویسے ہی جا کر 66 کی computer سے پکڑوں۔ sir, it is not possible کیونکہ جب cyber crime میں کچھ powers بھی ایسی ہیں۔ جس میں provider کا record seal کر سکتے تھے وہ Interpol کے through لے جا سکتے تھے۔ اس لیے میں وعدہ کرتا ہوں کہ I will use all

جناب چیئرمین! appeal ہو گی جناب چیئرمین possible means available اس تک پہنچ سکوں لیکن میری appeal ہو گی جناب چیئرمین!

ان دونوں legislation کو clear کرائیے گا، یہ قوم پر بہت بڑا احسان ہو گا۔

دوسری بات جو بچی والی ہے۔ میں عرض کر رہا ہوں کہ میں clarify کر دوں کہ مولانا فضل الرحمٰن صاحب کا نام NRO کی list میں موجود نہیں ہے۔ وہ NRO کے beneficiary نہیں ہیں۔ میں یہ full–fledged clarification دیتا ہوں اگر جس نے جھوٹ بولا ہے اور وہ پکڑا گیا تو میرا وعدہ رہا آپ کے ساتھ مل کر اس کی شکل دکھائیں گے۔ انشاء اللہ میں نے ختم نہیں کیا۔ اگر اجازت دیں تو بچی والا جو معاملہ ہے یہ کافی serious ہے اور میری ہمدردیاں بھی ہیں اگر یہ مجھے confidence میں اس وڈیرے کا نام بتا دیں تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ خواہ جتنے بڑے لمبے ہاتھ ہوں اسے کیفر کردار تک پہنچائیں گے۔ یہ میرا آپ سے وعدہ رہا اور میری آپ سے ایک اور گزارش ہو گی کہ اگر آج اس کے اوپر ایک کمیٹی بنا دیں اور وہ کمیٹی ان سب کو بلائے تاکہ پھر کسی IG, DIG, DSP نے اس لمبے ہاتھوں سے ڈر کر کچھ نہیں کیا تو اس کو کم از کم اس کا ڈر ہو، اس نے نہیں کیا تو اس کے خلاف سزا ہو سکتی ہے I will assist the Committee. Let us give a very clear message۔ بھئی اگر ایسے کوئی heinous crime ہوتا ہے۔ انسانیت کے خلاف ہوتا ہے، ایک بچی کے خلاف ہوتا ہے، ایک ماں باپ کے خلاف ہوتا ہے یہ پوری قوم کے لیے سوچنے کا ایک مقام ہے تو میری گزارش ہے کہ ایک کمیٹی ضرور تشکیل دیجئے گا۔ I will assist that Committee, I will get everybody top to down right in front of the Committee and see where is the fault تاکہ اس کے خلاف action ہو سکے۔

جناب چیئرمین: شکریہ، جی پروفیسر ابراہیم صاحب---

سینیٹر اے۔ رحمٰن ملک: آپ کا ایک IG, DIG, DPO ہے Chief Secretary ہے اس کے لیے ایک procedure ہے اس کے لیے ایک قانون ہے۔ میں کل ایک خط لکھوں گا اس کی کاپی میں آپ کو بھیج دوں گا اور میں خود بات کروں گا کہ پروفیسر صاحب کے اس case کی murder investigation کہاں تک پہنچی ہے وہ رپورٹ بھی مجھے ملے گی تو میں آپ کو دے دوں گا۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی پروفیسر خورشید صاحب۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: شکریہ ، ہم رحمٰن ملک صاحب کے اس frank بیان کے ممنون ہیں لیکن میں ان کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ cyber crime فی الحقیقت بہت بڑا مسئلہ ہے لیکن وزیر قانون بھی آپ کا ہے ، وزیر داخلہ آپ خود ہیں ۔ آخر وہ قانون آگے کیوں نہیں بڑھتا آپ کو اسمبلی میں majority حاصل ہے یہاں پر majority حاصل ہے۔ ہمارا تعاون حاصل ہے اس قسم کے جو بھی قوانین ہوں ہم نے کبھی delay نہیں کیا ہے تو اڑھائی سال سے وہ آخر کیوں delayed ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ ، پروفیسر ابراہیم صاحب۔

سینیٹر اے۔ رحمٰن ملک: جناب چیئرمین! جو قانون cyber crime کے سلسلے میں اور ATA میں اس کی شقیں ہیں وہ طلحہ صاحب ہمارے سینیٹر اس کے چیئرمین ہیں۔ اس کی کم از کم چار meetings ہو گئی ہیں کرنل مشہدی صاحب بھی تشریف فرما ہیں وہ بھی اس کے ممبر ہیں اور جب ہم نے detail سے discussion کی تو یہ چیز سامنے آئی کہ اگر ہم اس کو پاس کرواتے ہیں تو یہ آنے والے وقت میں politicians کے خلاف victimization کے طور پر استعمال ہو گا۔ میں نے انہیں offer کیا کہ چلو، آپ پوری عمر کے لیے نہ کریں اس کو تین سال کے لیے کر دیں۔ کیونکہ اس وقت مالاکنڈ ، سوات میں اور پاکستان کے مختلف حصوں میں جو لوگ پکڑے جا رہے تھے ہمارے پاس electronic evidences کے سوا کچھ نظر نہیں آرہا تھا تو اس لیے یہ قصور میرا نہیں ہے ، نہ قصور ہمارے Law Minister کا ہے۔ قصور ہم سب کا ہے۔ کیونکہ کمیٹی میں بھیجنے کے باوجود اس کو لے کر تین سال سے بیٹھے ہیں۔ I hope کہ آج بھی کوئی special directive آپ کی طرف سے چلا جائے تو آپ timeline کے ساتھ کہہ دیں کہ ایک ہفتے کے بعد لے کر آئیں ابھی تو 11 مارچ کو senators کی term ختم ہونی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ 11 مارچ سے پہلے یہ نیک کام کرتے ہوئے آپ دعائیں لے لیں تو بہت اچھا ہو گا۔

جناب چیئرمین: Standing Committee on Interior کے پاس ہے۔

سینیٹر اے۔ رحمٰن ملک: جی Standing Committee on Interior طلحہ صاحب کر رہے ہیں اگر ان کو timeline دے دیں کہ چار دن میں کر کے لے آئیں اور جانے سے پہلے یہ نیک کام یہیں سے ہو جائے تو بہت اچھا ہو گا۔ believe me this is actually of the paramount importance for the country کہ جس قانون کو ہم لاگو کرنا چاہتے

ہیں against the terrorists وہ سارا کا سارا فائدہ ہی terrorists کو جاتا ہے اور اس کو کرنا آنے والے وقت کے لیے بھی اتنا لازم ہے۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: The Standing Committee on Interior, on the subject, to give the report within one week. Yes Prof. Ibrahim *sahib*.

Drone Attacks in Northern Waziristan

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: شکریہ جناب چیئرمین! کل شمالی اور جنوبی وزیرستان میں آٹھ گھنٹوں کے وقفے سے دو drone حملے ہوئے جس میں بیسیوں افراد شہید ہوئے، لقمہ اجل بنے اور ان میں بچیاں اور خواتین بھی شامل ہیں۔ جناب چیئرمین! ایک طرف یہ سلسلہ جاری ہے سلالہ چیک پوسٹ کے واقعہ کے بعد NATO Supply Line بند کر دی گئی لیکن کہا گیا کہ یہ عارضی بندش ہے۔ جناب چیئرمین! میری یہ درخواست آپ کی وساطت سے ہوگی کہ اس بات کا فی الفور اعلان کر دیا جائے کہ یہ supply line مستقل طور پر بند کر دی گئی ہے۔ جناب چیئرمین! سید ظفر علی شاہ صاحب نے فلور پر یہ بات اٹھائی ہے اور محترم وزیر داخلہ نے اس کا جواب یہ دیا کہ افغانستان ہم سے مغرب کی جانب ہے اور اگر اس کو supply ہوگی تو مغرب سے ہوگی اس لیے مشرق کی جانب سے یعنی ہماری طرف سے نہیں ہو سکتی۔ جناب چیئرمین! یہ بھی ایک مغالطہ ہے۔ افغانستان کے مغرب میں ایران ہے اور ایران سے NATO supply aerial بھی نہیں ہو سکتی۔ سمندر کے راستے سے ہماری فضائی حدود کو استعمال کیا جاتا ہے اور ہمارے Defence Minister نے اس کو تسلیم کر لیا ہے۔ جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کل جو حملے ہوئے ہیں اس میں ہماری حکومت اور ہماری افواج اپنے فرائض منصبی ادا کرنے میں قطعی طور پر ناکام ثابت ہوئے ہیں ۔جناب چیئرمین! اپنے شہریوں کو حفاظت فراہم کرنا یہ حکومت کا اور پاک افواج کا بھی فرض ہے۔ اگر یہ پاک افواج اور حکومت اپنے شہریوں کو بیرونی حملوں سے تحفظ فراہم نہیں کر سکتی تو ان کو مستعفی ہو جانا چاہیے۔

جناب چیئرمین: شکریہ، ریحانہ یحییٰ صاحبہ۔

Senator Rehana Yahya Baloch: I am taking the advantage of the presence of the honourable Minister Rehman Malik. He had promised last time, last week that he would address

the House and specially the Balochistan members on the law and order situation in Balochistan. So, when is he going to do that and please before the briefing which he is going to give, we are just a few members in the House. He should give us a chance to speak also. Thank you.

جناب چیئرمین: شکریہ، ثریا صاحبہ

سینیٹر ثریا امیر الدین: شکریہ جناب چیئرمین! میں دو دن پہلے بلوچستان گئی تھی اور جو لاپتہ افراد ہیں اور جو لاشیں بھیجی جا رہی ہیں ان کے سلسلے میں معلومات حاصل کرنی ہیں۔ اب رحمٰن ملک صاحب یہاں موجود ہیں تو میں ان کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ ابھی دو تین دن پہلے ڈاکٹر نند لعل کے بیٹے کو ان کے گھر کے سامنے سے اغوا کر لیا گیا ہے اور ساری اقلیت جماعتیں وہاں بہت پریشان ہیں اور بلوچستان کو چھوڑ، چھوڑ کر جا رہی ہیں کہ ہماری زندگی محفوظ نہیں ہے اس سے پہلے نیلوفر ابدان کو بھی اغوا کیا گیا تھا اور کئی مہینے رکھنے کے بعد چھوڑ دیا گیا ہے لیکن ابھی بھی انہیں یہ دھمکیاں مل رہی ہیں کہ ہمیں پیسے دیئے جائیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ، سینیٹر مولانا گل صاحب۔

سینیٹر مولانا گل نصیب خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین! مولانا عبدالغفور حیدری صاحب اپوزیشن لیڈر نے جن نکات کی طرف اشارہ کیا اس میں دو اہم باتیں، ڈرون حملے اور محمد صادق صاحب صوبائی سالار کے اغوا کے بارے میں ہیں، میں ان کی تائید بھی کرتا ہوں اور وہی جذبات ہیں جو پہلے تھے۔ جناب والا! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس ہاؤس میں مالاکنڈ ڈویژن میں آپریشن اور سیلاب کی وجہ سے جن اضلاع کو relief دیا گیا تھا اس میں تین اضلاع شامل نہیں کئے گئے تھے۔ یہاں point of order کرنے پر، سوال جمع کرنے پر، آپ کے تعاون سے تین اضلاع دیر پائین، دیر بالا اور شانگلہ Finance Ministry کے ساتھ meeting کے بعد summary تیار کی گئی اور وزیراعظم کو بھیجی گئی اب وہ منظور ہوئی ہے۔ میں آپ کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں، وزیراعظم صاحب کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ان تین اضلاع کو شامل کر کے تشویش کو ختم کر دیا۔ دوسری بات جو point of order ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: ابھی آپ point of order پر نہیں ہیں۔

سینیٹر مولانا گل نصیب خان: تین points of order ہیں۔

جناب چیئرمین: مولانا صاحب ایک ہوتا ہے، تین نہیں ہوتے۔

سینیٹر مولانا گل نصیب خان: مختصر کر دیتا ہوں۔ مولانا شاہ زیب صاحب مالاکنڈ ڈویژن میں ضلع دیر کے، تفصیلی بات ہے لیکن army نے انہیں اٹھایا ہے اور تین مہینے ہوگئے، اس سے پہلے وہ ڈیڑھ سال جیل میں رہے، اب تک وہ لاپتا ہیں، بار بار کوشش کے باوجود ان سے رابطہ ممکن نہیں ہے۔ اس سلسلے میں وزیر داخلہ صاحب کو میں نے چٹ پر نام لکھ کر دیا تھا لیکن ابھی تک اس کی کوئی position واضح نہیں ہے۔ اس سلسلے میں اگر آپ لوگ ہماری مدد فرمائیں تو مہربانی ہوگی۔

جناب چیئرمین: شکریہ، اب تیسری بات آگئی ہے، نہیں بہت ہوگیا، باقی کل کرلیں، جی عباسی صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی: شکریہ جناب چیئرمین! میں آپ سے پہلے ہی request کر دوں کہ اگر آپ مجھے ایک دو منٹ دیں گے تو آپ کی بہت مہربانی ہوگی۔

جناب چیئرمین: ضرور، ضرور ڈاکٹر صاحب۔ hope I آپ کے بھی چار پانچ نہیں ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی: بڑی مہربانی جناب۔ جناب والا! آج پاکستان کا news spectrum ایسی سے بھرا ہوا ہے جہاں پر وزیراعظم کی توہین عدالت، اٹھائیس ارکان کا suspend ہونا اس کے بعد بیسویں ترمیم کا آنا، virtually ہم آئین کے بہت بڑے حصے کو overhaul کرنے جا رہے ہیں۔ سیاسی حوالے سے خبریں missing persons ہر حوالے سے drone attacks, NATO containers یہ چیزیں dominate کر رہی ہیں۔ پچھلے دو دنوں میں کچھ خبریں میری نظر سے گزری ہیں میں ان کے بارے میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ یہ actual Pakistan ہے جس پاکستان کو ہم دیکھ رہے ہیں اور جن خبروں کی طرف شاید ہم توجہ نہیں دیتے اور نہ ہی میں سمجھتا ہوں کہ حکومت میں بیٹھا ہوا کوئی بندہ اس کو respond کرے گا اور نہ میں expect کرتا ہوں کہ وہ respond کرے۔ میں اس ہاؤس کے سامنے یہ باتیں ضرور رکھنا چاہوں گا کہ پہلی خبر جو میری نظر سے گزری وہ یہ ہے .Pakistan floods emergency report یہ Oxfam Pakistan ایک بڑا ادارہ جو food shortages کے ساتھ deal کرتا ہے۔ اس کی رپورٹ یہ ہے کہ 2.5 ملین، یعنی پچیس

لاکھ flood victims face grave risk of malnutrition and diseases اور خبر سے میں ایک دو sentences پڑھ دیتا ہوں آپ دیکھ لیں۔ وہ کہتے ہیں کہ

> "Six months after the devastating floods, at least 2.5 million flood affected people in Sindh and Balochistan are at the serious risk of malnutrition, disease and deepening poverty, as they are still living without basics such as food, water, shelter, sanitation and healthcare. They want that lack luster response from the international funding organization is seriously threatening flooded community. They called on the Pakistani Government to boost its effort to limit the impact of future disasters. With funds drying up, millions will find it extremely hard to make it through the next few months. Donors and the Government of Pakistan must step up their response immediately. Said Nawa Khan, Oxfam, Country Director."

یہ ایک رپورٹ ہے، جس پر میں نہیں سمجھتا کہ کسی حکومتی ادارے نے۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ briefly توجہ دلا دیجیئے۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی: میں وہی توجہ دلا رہا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ کوئی نہ کوئی توجہ دے گا۔ دوسری خبر، کل کے News کی ہے،

> "Sky rocketing food prices – One third of families are forced to cut back on food, Pakistan to have highest percentage of stunted child population over the next 15 years if action is not taken now."

یہ خبر انتہائی alarming ہے۔

> "After a year of soaring food prices, 38% of surveyed Pakistani families claimed to have been forced to cut back on food. One in 05 parents

complained that their children did not have enough food to eat. Long term malnutrition is an underlined cause of more than 2.6 million child deaths each year. Growing up without getting enough nutritious food means children's brains and bodies will not develop properly leading to stunting, wasting and micro−nutrient deficiency. The damage done during the first one thousand days of a child life was irreversible even if a child's diet improves later on in life. In Pakistan malnutrition accounts for 35% of under five mortality, despite its alarming impact on the child's survival, malnutrition has not reached to the same high profile attention and investment as other causes of child mortality like diarrhoea."

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے آپ کا موقف آگیا، ہر رپورٹ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔there is no need.آپ کا پوائنٹ ہم سمجھ رہے ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب والا! یہ ایسی خبریں ہیں جو میں سمجھتا ہوں کہ ہماری توجہ کا مرکز ہونی چاہیے۔ بجائے اس کے کہ ہم فروعی باتوں میں لگے رہتے ہیں یہ باتیں توجہ کا مرکز ہونی چاہیئیں۔

جناب چیئرمین: آپ کا پوائنٹ سارا ہاؤس سمجھ رہا ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی: ایک دو خبریں اور بھی ہیں جو سن لیں۔

جناب چیئرمین: اردو میں بتا دیں خبر کیا ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی: میں آپ کے توسط سے اس ہاؤس کی اور حکومت کی توجہ چاہتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کا کوئی جواب نہیں آئے گا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی ضروری ہے۔ اگر آپ مجھے تھوڑا سا موقعہ دیں گے تھوڑی سی ایک دو خبریں اور بھی سنا دوں۔ دوسری خبر ہے۔

جناب چیئرمین: کیا آپ پورا آرٹیکل پڑھیں گے۔ Would you read the whole article?

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب اگر میں آرٹیکل پڑھوں تو مجھے دو گھنٹے لگیں گے۔ میں نے تو صرف ایک ایک پیرا گراف پڑھ کر سنایا ہے۔

جناب چیئرمین: آپ اس کو brief کریں، آپ precise کریں۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی: میں بتا رہا ہوں، آپ اگلی خبر سنیں، The nonfunctional Ministry of Health جب وہ function ہی نہیں کر رہی تو کیا کر رہی ہے۔

Mr. Chairman: Ministry of Health is a provincial subject now.

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی: وہ کیا کر رہی ہے یہ بھی آپ سن لیں۔

> "The nonfunctional Ministry of Health has allowed local and multinational drugs manufacturing companies to increase prices of different medicines by 20% to 100%. According to sources the permission has been granted to pharmaceutical industries to increase prices of about 350 medicines and the rest would be taken in the next meeting. The first meeting of the board to allow an increase in prices was held in Islamabad on February 08, in which the price of cough syrup of all categories were increased by 100%. A packet of Disprine containing 600 tablets will now cost Rs.130/− or more."

اور آخری خبر، جس کی طرف میں سمجھتا ہوں کہ اس ہاؤس کی توجہ جانی چاہیے اور حکومت کی توجہ جانی چاہیے۔ ایک Financial Action Task Force وہ کیا کہتا ہے۔

> "Pakistan joins money laundering black list – An International money laundering watch dog added Pakistan, Indonesia, Ghana, Tanzania and Thailand on Thursday have been put on a black list of nations that failed to meet international standards.

Those five countries are flouting recommendations made to them towards fighting money laundering and financing terrorism."

یہ چار خبریں تھیں جس پر میں آپ کی توجہ اور اس ہاؤس کی توجہ ، اس حکومت کی توجہ کے لیے لانا چاہتا تھا۔ اتنی بڑی خبروں میں، اتنی بڑی sensational خبروں میں یہ خبریں آپ کی توجہ کے لیے میں نے پیش کی،ہیں اور میں امید کرتا ہوں کہ حکومت اس پر کوئی action لے گی۔ بہت شکریہ۔

Mr. Chairman: Thank you. The House stands adjourned to meet again on Monday, the 20th February, 2012 at 04:00 P.M. in National Assembly Hall.

[The House was then adjourned to meet again on Monday, the 20th February, 2012 at 04:00 P.M. in National Assembly Hall.]